بسم اللہ الرحمن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | منگل ۱۳ شوال ۱۴۰۲ھ ۳ ظہور ۱۳۶۱ ہش ۳ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۷۳

اخبار احمدیہ

ربوہ :- ۲ ظہور/اگست ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے آمین ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوسلو میں حضور کی مصروفیات

اوسلو (ناروے بذریعہ ٹیلیفون) آج مورخہ یکم اگست بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔ آج کا تمام دن مصروفیت میں گذرا ۔ حضور نے ضروری ڈاک ملاحظہ فرمائی ۔ بعد دوپہر حضور نے احباب ناروے کو انفرادی ملاقاتوں کا شرف بخشا ۔ عصر کی نماز کے بعد اجتماعی ملاقاتیں ہوئیں ۔ اس کے بعد حضور نے مع بیگم صاحبہ لجنہ کی اراکین سے ملاقاتیں کیں ۔ شام کا کھانا حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کے ساتھ کھایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف مواقع پر جماعت کو نصائح فرماتے رہے ۔

یاد رہے کہ حضور ایدہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء کو پاکستان کے وقت کیمطابق ۵½ بجے شام اوسلو پہنچے تھے ۔ حضور کا طیارہ ۳۰ اور ۳۱ جولائی کی درمیانی شب کراچی سے روانہ ہوا تھا ۔

ولادت باسعادت

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقمطراز ہیں :-

" اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم منصور احمد خان مبلغ سلسلہ مغربی جرمنی اور امۃ العلیم بیگم کو ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ النور بشریٰ نام رکھا ہے ۔ بچی خان مسعود احمد خان صاحب کی پوتی اور مرزا وسیم احمد صاحب کی نواسی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو زندگی عطا فرمائے اور نیک بنائے ۔ "

مسجد فضل لندن میں دو ہزار احمدیوں نے عید الفطر کی نماز ادا کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا

برطانیہ میں نو اور مقامات پر بھی نماز عید کے اجتماعات منعقد ہوئے

مسجد فضل لندن میں عید الفطر کی نماز ۲۲ جولائی ۱۹۸۲ء کے روز دس بجے صبح ادا کی گئی خواتین اور بچوں سمیت اندازاً دو ہزار احباب نماز میں شامل ہوئے ۔ انگلستان میں مسجد فضل کے علاوہ درج ذیل مقامات پر بھی نماز عید ادا کی گئی ۔ ۱ ۔ ساؤتھ آل ۲ ۔ شرقی لندن ۳ ۔ کرائیڈن ۴ ۔ برمنگھم ۵ ۔ مانچسٹر ۶ ۔ گلاسکو ۷ ۔ ہڈرزفیلڈ ۸ ۔ جلنگھم ۹ ۔ بریڈفورڈ

مسجد فضل لندن میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج برطانیہ نے نماز عید پڑھائی ۔ انہوں نے سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر احباب کو سنایا جو عید کی تقریب سعید پر بذریعہ تار موصول ہوا تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں عید مبارک کے بعد تمام احباب کو تلقین فرمائی کہ وہ اس روحانی جذبہ کو جو انہوں نے ماہ صیام کے دوران حاصل کیا ہے بعد میں بھی برقرار رکھیں ۔

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ان عظیم الشان انعامات کا ذکر کیا جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ان مومنین سے کیا ہے جو حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں اور امام وقت کی کامل فرمانبرداری کرتے ہیں ۔ آپ نے اس مضمون کو مزید واضح کرنے کیلئے ان لوگوں کی مثالیں بیان کیں جو اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ناکام و نامراد ہوئے ۔ آپ نے تمام احباب پر زور دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عالم اسلام کو از سر نو امن اور یکجہتی عطا فرمائے جو اس وقت داخلی و خارجی مسائل کے باعث انتشار کا شکار ہے ۔

اگرچہ اس روز مسجد فضل کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور اس کے باہر ایک وسیع خیمہ بھی نمازیوں سے پُر تھا ۔ اس کے باوجود بہت سے احباب کو کھلی فضاء میں اور سڑکوں پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا پڑی ۔

ماہ رمضان کے دوران انگلستان میں جماعت احمدیہ کے تمام مراکز میں درس قرآن مجید باقاعدگی سے جاری رہا ۔ مسجد فضل لندن اور ساؤتھ آل میں کچھ دوستوں نے اعتکاف بھی کیا ۔ الحمدللہ نماز عید کے بعد سب دوستوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی ۔

● عزیزم جمیل احمد طارق پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گنگے سیرالیون مع بیگم صاحبہ بخیریت پہنچ گئے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

(احمد حسین خوشنویس ۔ ربوہ)

● خاکسار کے بیٹے عزیز نعیم احمد کا ایم ایس سی سال اول کا امتحان انشاء اللہ العزیز مورخہ ۸ اگست ۱۹۸۲ء سے شروع ہو رہا ہے ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اس امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین ۔

(الحاج محمد شریف اکونٹنٹ جامعہ احمدیہ ۔ ربوہ)

● محترم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی انچارج ضلع سرگودھا دانتوں اور پیٹ کی تکلیف کے باعث علیل رہتے ہیں ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم منگلا صاحب کو صحت و عافیت والی عمر دراز عطا فرمائے اور بیش از پیش مقبول و مستحسن خدمت دین کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی سائیکل چلانے کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اختیار کیا اور جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنا تھا ۔

سائیکل سفر سے چند روز قبل ایک مخلص دوست نے ایک انذاری خواب دیکھا جس کی

باقی صفحہ پر

جماعت احمدیہ ماریشس کے زیر اہتمام چار روزہ دلچسپ سائیکل سفر

ممبران کی پرجوش شرکت ۔ احمدیہ فولڈرز کی تقسیم ۔ درود شریف اور کلمہ توحید کا ورد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی پرشفقت دعائیہ ٹیلیگرام ۔ امیر جماعت احمدیہ ماریشس مولانا صدیق منور کی رپورٹ

امیر جماعت احمدیہ ماریشس مکرم مولوی صدیق احمد منور صاحب رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور نصرت سے جماعت احمدیہ ماریشس نے امسال نوجوانوں کی تربیت اور تنظیم کے لئے ۹ اپریل سے ۱۲ اپریل تک چار روزہ سائیکل سفر کا پروگرام بنایا یہ اپنی نوعیت کا پہلا سفر تھا جسے

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ شوال ۱۴۰۲ھ

۳ ظہور ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوڑ جاری ہے

ایک طرف ——

نت نیا جھوٹ ہر روز گھڑنے، پھیلانے اور چھاپنے کی دوڑ ہو رہی ہے کہ کس طرح سے ہر چڑھتے سورج کے ساتھ تاریخ کا دامن مزید وسیع کیا جا سکے۔ بڑے بڑے ذہین لوگ، طباع قلم کار، سرد و گرم چشیدہ صحافی، الفاظ سے کھیلنے والے، تحریر کے بادشاہ قلم کے دھنی — صبح بستر سے اٹھتے ہی یہ غور شروع کر دیتے ہیں کہ آج کس قسم کا ظلم صفحہ قرطاس پر بکھرا جائے۔ آج کونسی من گھڑت داستان شائع کی جائے۔ آج دلوں کو دکھانے کا کونسا حربہ ڈھونڈا جائے۔ قلم کو کس سیاہی میں ڈبویا جائے کہ صفحہ پر سیاہیاں بکھر جائیں۔ کذب و افترا کا کونسا انداز سامنے لایا جائے کہ آنے والے شمارے کی چند کاپیاں بک سکیں۔ ایک معصوم اور امن پسند جماعت کے بارے میں کونسی نئی بات ایسی تراشی جا سکے۔ کہ تجوری میں چند کھنکتے سکوں اور کڑکڑاتے نوٹوں کا مزید اضافہ ہو جائے۔ بڑی بڑی اشاعتوں کا دعوے اپنی پیشانیوں پر سجانے والے کثیر الاشاعت، موقر جرائد اور وہ بھی جنہیں اپنی سنجیدگی اور اصابت فکر پر نہ صرف ناز ہے بلکہ اصرار ہے جو یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ہم اس ملک کا باوقار اخبار ہیں۔ ہم گھٹیا پن سے کام نہیں لیتے جو خود کو الٹی جرنلزم کی علامت کہتے ہیں۔ آیت قرآنی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۲)

اور جب ان سے کہا جائے (کہ) زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

ان کی کوالٹی کا معیار آج کل جھوٹ کی دوڑ میں دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ ہر صاحب قلم اس کوشش میں ہے کہ افترا سازی کے اس مقابلے میں کہیں اسے مات نہ ہو جائے۔ چنانچہ پوری کوشش سے پوری کاوش سے اور پوری ہمت سے وہ اس دوڑ میں شریک ہیں اور دوڑ سرپٹ جاری ہے۔

اور دوسری طرف ——

مٹھی بھر دیوانے اور مستانے، دنیا سے بے پرواہ، لومۃ لائم سے بے نیاز اخبارات کی سیاہیوں سے لاتعلق ہو کر تن من دھن کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ ان کے جسم و جان کے ذرہ ذرہ سے ایک ہی صدا پھوٹتی ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانعام ۱۶۳)

تو (ان سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

ان کے درمیان ایک پاکیزہ دوڑ جاری ہے جس کو قرآنی اصطلاح میں

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ

کہا گیا ہے۔ یہ ہر روز نئی قربانی دیتے ہیں۔ ہر آن اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کے، اپنی راحت و آرام کو قربان کر کے، اپنی ضروریات کو دین حق کی اشاعت کے لئے فراموش کر کے آگے بڑھتے ہیں۔ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور دنیا کے جاہ و حشم کو یکسر فراموش کر کے بڑی بڑی تنخواہیں اور کوٹھیاں چھوڑ کر اعلیٰ عہدے اور مراتب کو ٹھوکر مار کر اپنے خدا کی راہ میں زندگی پیش کرتے ہیں اور وہ اس پاکیزہ دوڑ میں شریک ہیں کہ کسی طرح اپنے مولیٰ کی پیار اور محبت بھری نگاہ ان پر پڑ جائے۔ اے کاش مولا کی رضا حاصل ہو جائے۔

سر خیال سیاہی بکھیر رہی ہیں جھوٹ کی دوڑ جاری ہے۔ قربانیاں اجالا کر رہی ہیں۔ اے خدا اپنے بندوں کو کامیاب کر۔ آمین

درازیٔ عمر کا قدیم ترین نسخہ

اس دنیا میں ایک دفعہ آنے کے بعد انسان کی کیا جتن نہیں کرتا کہ جتنا زیادہ سے زیادہ ہو سکے اسی دنیا میں ٹھہرا رہے۔ بالفاظ دیگر عمر دراز کرنے کے لئے کیا کیا ترکیبیں، ورزشیں، علاج، ٹونے ٹوٹکے اور دوائیں نہیں بتائی جاتیں، انسان اپنی عقل و فہم کے زور پر سمجھتا ہے کہ بس میں کامیاب ہوں گا تو اپنی عقل کے سر پر۔ چنانچہ عمر دراز کرنے کے لئے کتابیں کی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور طبی دنیا میں یہ موضوع تحقیق کا ایک اہم اور عمدہ نکتہ ہے۔

دنیا لاعلم ہے کہ یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں۔ جس پر اتنا وقت صرف کیا جائے۔ یہ حیران کن نسخہ وقت کا امام اور حکم و عدل ہی بتا سکتا ہے۔ حضرت اقدس نے اس بڑے مشکل مسئلے کو چٹکی بجانے میں یوں حل کیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے ..... عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جاوے ....."

(الحکم نمبر ۶ جلد ۸ ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

یہ بات صرف آج ہی کے لئے درست نہیں۔ آج سے چودہ سو سال پہلے بھی عمر کی درازی کا یہی نسخہ تھا۔ اللہ رب العالمین ایسے ہی بندوں کو زندہ رکھنا پسند کرتا ہے جو اس کے دین کے لئے کام کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کی مثال بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"ایک صحابی کا ذکر ہے کہ اس کے ایک تیر لگا اور اس سے خون جاری ہو گیا۔ اس نے دعا کی کہ اے اللہ عمر کی تو مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔ البتہ میں یہود کا انتقام دیکھنا چاہتا تھا جنہوں نے اس قدر اذیتیں اور تکلیفیں دی ہیں۔ لکھا ہے کہ اسی وقت اس کا خون بند ہو گیا جب تک وہ یہود ہلاک نہ ہوئے اور جب وہ ہلاک ہو گئے تو خون جاری ہو گیا اور اس کا انتقال ہو گیا۔ حقیقت میں سب امراض اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ کوئی مرض اس کے حکم کے بغیر پیش دستی نہیں کر سکتا۔"

(الحکم نمبر ۶ جلد ۸ صفحہ ۷ ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء)

زخم اسرائیل

سارے زخموں سے ہے گہرا زخم اسرائیل کا
پھر ہوا حملہ وہی، ہابیل پر قابیل کا

آل ابراہیم پر یورش ہے پھر نمرود کی
آ گیا پھر امتحاں اب سبط اسماعیل کا

کاش اسماعیل کے بیٹوں میں بھی ہو اتحاد
اور جگا دے شور ان کو صور اسرافیل کا

جنگ کے شعلے جگا دیں کاش غیرت کا سبق
کاش ہو کوئی اثر قرآن کا انجیل کا

اب تو حیلے ختم ہیں اک حضرت تواب ہے
اب بھی کام آئے کوئی الہام جبرائیل کا

اب بھی توبہ اور دعا کی گر ملے ہمت نصیر
ناس ابابیلیں کریں گی کاروان فیل کا

شیخ نصیر الدین احمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کی محبّت سرد ہو جائیگی

بدنیائے دوں دل مبند اے جواں ٭ تماشائے آں بگذر و ناگہاں

مولانا غلام باری سیف صاحب — ربوہ

جب خانۂ دل میں خدا کی محبت کی مشعل فروزاں ہو جائے تو ہر قسم کی جہالت اور ظلمت چھٹ جاتی ہے۔ قلب و نظر کا ہر گوشہ منور ہو جاتا ہے۔ خدا کی محبت کے حصول کے بعد دنیا کی محبت ماند پڑ جاتی ہے۔

خدا کے مامورین کی بعثت کی ایک غرض یہی ہوتی ہے۔ ان کی آمد سے خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکتا ہے تو دنیا کی محبت سرد ہونے لگتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کا ارشاد ہے۔

من احبّ للّٰہ و ابغض للّٰہ و اعطیٰ للّٰہ و منع للّٰہ فقد استکمل الایمان۔

کہ ایمان کی تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب محبت اور نفرت سب خدا کے لیے ہوں۔ اللہ کی محبت کی راہ میں کوئی دوسری محبت حائل نہ ہو۔

خدا کی محبت کا پیدا ہونا اور دنیا کی محبت کا سرد ہو جانا یہ کوئی معمولی امر نہیں۔ مال کی محبت انسانی کمزوری ہے۔ فرمایا۔

و احضرت الانفس الشح

لیکن یہ خدا والوں کی راہ میں روک نہیں بنتی کچھ عرصہ ہوا خاکسار نے اسلام کی نشاۃ اولیٰ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مالی قربانیوں کا ذکر الفضل کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ آج کی صحبت میں نشاۃ ثانیہ کی مالی قربانیوں کا کچھ ذکر مقصود ہے یہ مالی قربانیاں نتیجہ ہیں اس امر کا کہ خدا کے مامورین کے ذریعہ دلوں میں خدا کی محبت پیدا ہوئی اور دنیا کی محبت سرد ہوئی۔ سیدنا حضرت اقدس نے دلوں میں خدا کی محبت کی چنگاری کو تو دی تو دنیا کی محبت کی آگ از خود بجھ گئی۔ اور جماعت نے وہ مالی قربانی پیش کی جس کی مثال قرونِ اولیٰ کے سوا اور کہیں نہیں پائی جاتی۔ اس کے چند مظاہر ملاحظہ ہوں۔

حضرت مولانا نورالدین صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو)

ابھی سیدنا حضرت اقدس نے بیعت کا آغاز بھی نہیں کیا تھا کہ ایک صدیقی فطرت رکھنے والے جانثار، ایک عالم باعمل، عاشق اور مفسر قرآن اور ملک کے نامور طبیب سراً و علانیہ دونوں طرح اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرنے لگے۔ اور اتنا خرچ کیا۔ کہ اس آسمانی جوہری سے اسے یہ سند ملی۔

ما نفعنی مال احدٍ کمالہ
الذی آتانی لوجہ اللّٰہ و یوتی
من سنین "

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۸۱)

کہ مجھے ان کے مال سے جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کیا۔ وہ فائدہ حاصل ہوا جو کسی اور کے مال سے نہیں ہوا۔

محترم مولوی صاحب جب قادیان آئے۔ دراصل آپ بھیرہ سے لاہور اپنے زیر تعمیر مکان کے لیے سامان خریدنے آئے تھے۔ لیکن حضور کے اشارہ پر سر تسلیم خم کر دیا۔ اور وطن کو تیاگ کر وہیں کے ہو رہے۔

اس وقت قادیان کی بستی چند سو افراد پر مشتمل تھی۔ پنجاب کے شہروں سے دور یہ ایک گوردیہہ بستی تھی۔ یہاں صرف تین دوکانیں تھیں نہ بجلی تھی نہ ریل۔ ظاہری کوئی کشش اس شہر میں نہ تھی۔ آمد و رفت کا یہاں کوئی ذریعہ نہ تھا۔ لیکن دین حق کی خاطر دھڑکنے والے دل یہاں جمع ہوتے رہے۔ کسی صاحب حیثیت آدمی کا بسنا ہی کسی مالی قربانی سے کم نہ تھا۔

شمع احمدیت کے پروانے

• جموں کے شاہی طبیب نے روپے اور دنیوی عزت سے منہ موڑ کر یہاں ڈیرے ڈال لیے۔ • مالیر کوٹلہ کے نواب محمد علی صاحب ریاستی کروفر اور آسائش کو تیاگ کر یہاں کچے کمروں میں فروکش ہو گئے۔

• ۱۹۰۲ء میں بی۔ اے کے امتحان میں ساتویں نمبر پر آنے والے نے جنہیں ججی کی پیشکش بھی ہو گئی تھی۔ مسیح پاک کے در پہ دھونی رمالی میری مراد حضرت مولانا شیر علی صاحب فرشتہ سے ہے۔ (سیرت شیر علی صفحہ ۲۸)

• فخر دیوبند مولانا سرور شاہ صاحب نے ایڈورڈ کالج پشاور کی معلمی اور ایک سو اسی روپے ماہوار کی آمد پر لات مار کر پندرہ روپے ماہوار مشاہرہ قبول کر لیا۔ (اصحاب احمد جلد ۵ صفحہ ۱۱۶)

• قاضی عبدالرحیم صاحب نے پچاس روپے کی ملازمت ترک کر کے قادیان کے سات روپے ماہوار قبول کر لیے (اصحاب احمد جلد ۶ صفحہ ۶۳)

یہ بطور نمونہ مشتے از خروارے چند مثالیں ہیں۔ ورنہ بیسیوں ایسے نام پیش کیے جا سکتے ہیں۔ جنہوں نے دنیوی جذب اور مال سے منہ موڑ کر اشاعتِ دین کی طرف چند ٹکوں پر گزارہ کر لیا۔ کیا یہ کم مالی قربانی تھی؟ کیا ان کے بیوی بچوں کی ضروریات اور جذبات نہ تھے۔ تھے اور ضرور تھے۔ لیکن انہوں نے آسمانی قرنا سے یہ صدا سنی تھی۔

؎ کریما صد کرم کن بر کسے کو نامِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

انہوں نے خدا کے دین کا غم اٹھایا تو اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کی اولادوں کی سب ضرورتوں کا متکفل ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا خوب فرمایا ہے۔

ومن یھاجر فی سبیل اللّٰہ
یجد فی الارض مراغماً
کثیراً و سعۃً۔

(النساء آیت: ۱۰۱)

کہ جو خدا کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑے گا۔ وہ خدا کی زمین میں محفوظ مقامات اور فراخی کے سامان پائے گا۔

سیدنا حضرت اقدس ..... نے دین کے ان فدائیوں کو کہا۔

بذل مال در رہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت تو پیدا

کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا۔ اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مدد بن جاتا ہے۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب

احمدیت کی تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والے۔ اسلام کی ہر ضرورت کو پورا کرتے رہے۔ اگر صاحب حیثیت سینکڑوں اور ہزاروں کی صورت میں خرچ کرتے تو نادار۔ اس بڑھیا کی طرح جو روئی کا گالا لے کر مصر کے بازار سے یوسف کو خریدنے آ گئی تھی۔ چند ٹکے لے کر قادیان پہنچ جاتے۔

کہاں کپورتھلہ اور کہاں قادیان۔ اس زمانہ میں سفر اتنا آسان تو نہ تھا۔ لیکن غریب عشاق ہفتہ کے روز دفتر بند ہوتے ہی دوڑتے بھاگتے اسٹیشن پہنچ جاتے۔ کچھ ریل پر۔ کچھ اکوں پر کبھی پیدل یہ گنگناتے ہوئے قادیان آ پہنچتے۔

ذات پاکت بس است یار یکے۔
دل یکے۔ جان یکے۔ نگار یکے۔

اے محبوب! تیری ذات پاک ہمارے لیے دوست کافی ہے۔ دل بھی ایک ہے۔ جان بھی ایک ہے۔ محبوب بھی ایک ہونا چاہیئے۔

میں منشی اروڑے خان صاحب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ کچہری میں مددگار کارکن تھے۔ دس پندرہ روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ لیکن ہر ہفتہ قادیان پہنچ جاتے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں دیکھتا کہ امراء دین کے لیے بہت خرچ کرتے ہیں۔ میں نے نیت کی کہ یہ چاندی کے سکے پیش کرتے ہیں۔ خدا توفیق دے تو میں سونے کی اشرفی آپ کی خدمت میں پیش کروں اسوقت ان کی تنخواہ بیس پچیس روپے ماہوار ہو گئی تھی انہوں نے پیسے جمع کرنے شروع کیے جب ایک اشرفی کے قریب رقم جمع ہو گئی تو ایک اشرفی خرید لی۔ پھر دوسرے پونڈ کے لیے رقم جمع کرنا شروع کی۔ لیکن دوسرا پونڈ نہ خرید سکے تھے کہ ان کے محبوب کا وصال ہو گیا۔ دل کی حسرت دل میں ہی رہی۔ وہ یہ دونوں پونڈ لے کر قادیان آئے سید ناصر محمود کے ہاتھ میں دیئے کہ یہ جا کر اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اور ساتھ دھاڑیں مار کر رونے لگ گئے

(سیرت ظفر اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۷۵)

منشی ظفر احمد صاحب

کپورتھلہ کے ان عشاق میں ایک حضرت منشی ظفر احمد صاحب بھی تھے ایک دفعہ سیدنا حضرت اقدس ..... نے ان سے فرمایا۔ ایک اشتہار شائع کرنا ہے۔ ساٹھ روپے کے قریب خرچ ہے۔ کیا آپ کی جماعت یہ خرچ برداشت کرے گی۔ منشی صاحب نے اثبات میں جواب دیا۔ گھر آ کر بیوی کا سونے کا زیور بیچا اور جماعت کے کسی دوست سے ذکر کیے بغیر حضرت کی خدمت میں جا کر رقم پیش کر دی۔

چند دن بعد منشی اروڑے خان صاحب قادیان آئے تو حضور نے ذکر فرمایا کہ آپ کی جماعت نے بڑے اچھے موقعہ پر مالی اعانت کی۔ منشی صاحب نے کہا کونسی امداد مجھے تو کوئی پتہ نہیں اور پھر کپورتھلہ آ کر منشی صاحب سے بہت ناراض ہوئے کہ آپ نے ہم سب سے دشمنی کی۔ انہوں نے کہا بہت مواقع آئیں گے آپ گھبرائیں نہیں۔

(سیرت ظفر صفحہ ۹۲)

چوہدری رستم علی صاحب

حضرت اقدس کے زمانہ کی بات ہے۔ چوہدری رستم علی صاحب ریلوے میں انسپکٹر تھے ایک سو پچاس روپے ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ بیس پچیس روپے ماہوار اپنی ضرورت کے لیے رکھکر باقی کل تنخواہ سیدنا حضرت اقدس کی خدمت میں اشاعت دین کے لیے بھیج دیتے تھے۔
(سیرت ظفر ص۱۱۸)

خانصاحب منشی برکت علی صاحب

حضرت منشی برکت علی خانصاحب جو شملہ کی جماعت کے امیر بھی رہے۔ وہ جن دنوں پی ڈبلیو۔ ڈی میں کلرک تھے۔ انہوں نے دوسرے کلرکوں کے ساتھ مل کر FORTUNE FUND قائم کیا۔ اس میں چار آنہ یا آٹھ آنہ ماہوار دیکر ہر کلرک شامل ہو سکتا تھا۔ اس فنڈ کی انہوں نے لاٹری خریدلی ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے کہ ان کے نام کی سوا لاکھ کی لاٹری نکلی۔ ہر ایک کے حصہ میں ساڑھے سات ہزار روپے آئے۔ ان کو خیال آیا کہ پتہ نہیں یہ جائز بھی ہے یا نہیں۔ قادیان آئے سیدنا محمود ایدہ اللہ فی الدنیا والآخرہ کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس سے فتویٰ دریافت کیا آپ نے فرمایا۔

"یہ روپیہ آپ کے لیے جائز نہیں
اپنی ذات پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں
غربا اور مساکین یا قومی درسگاہ
یا کالج میں بطور امداد دے دیں۔"

چنانچہ اس دیندار کلرک نے وہ ساری رقم حضور کے فتویٰ کے مطابق تقسیم کر دی
(اصحاب احمد جلد ۳ ص۱۸۶)

بعد میں آپ جوائنٹ ناظر بیت المال بھی مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں بیوی کے نام پر ایک ٹرسٹ قائم کیا۔ جسکا منافع نشر و اشاعت کے لیے وقف کیا اور وفات سے پہلے اپنا مکان بھی سلسلہ کو دیدیا۔ اور اپنا دامن ظاہری مال سے خالی کر کے۔ خدا کی رحمتوں سے اسے بھر کر اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔
(اصحاب احمد جلد ۳ ص۱۸۸ تا ص۱۸۹)

حضرت امّاں جان کا زیور

جلسہ سالانہ کے ایام تھے۔ ایک روز جلسہ کے مہمانوں کے کھانے کے انتظام کے لیے کوئی رقم نہ تھی۔ حضرت اقدس کے حضور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے خدمتِ اقدس میں عرض کی۔ فرمایا۔ اندر بی بی سے کوئی زیور لے لیں۔ اور مہمانوں کے کھانے کا بندوبست کر دیں۔ وہ مشعل جو صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جلائی تھی یہ اسی کا پرتو تھا کہ اس نشاۃ ثانیہ میں ایک بار نہیں بلا مبالغہ سینکڑوں بار ہزاروں عورتوں نے اپنے زیور اتار کر اشاعتِ دین کی بھٹی میں پتوں کیطرح جھونک دیئے۔

سیدہ امّ ناصرؓ کے طلائی کڑے

سیدنا حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں جب الفضل کے لیے ضرورت پڑی تو حضرت ام ناصر نے اپنے طلائی کڑے پیش کر دیئے۔ جب مسجد فضل لنڈن کے لیے روپے کی ضرورت پیش آئی تو احمدی عورتوں نے اپنے زیورات سے مسجد فضل لنڈن کی بنا ڈالی۔ اور یہ قربانی جب تک احمدیت قائم ہے ہماری مستورات دیتی چلی جائیں گی۔ بے شک زیور عورتوں کو بہت پیارا ہوتا ہے لیکن احیاءِ دین اس سے زیادہ محبوب ہے۔ زیور کیا چیز ہے اگر جسم کی بوٹیاں نوچ کر بھی اسلام غالب ہوتا ہے تو زہے قسمت یہ جسد حاضر ہیں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد کے معروف تاجر تھے میمن فرقہ کے بہت خوشحال گھرانے سے آپ کا تعلق تھا۔ احمدی ہوئے تو دونوں ہاتھوں سے دولت راہ خدا میں خرچ کرتے رہے مجھے ان کے بیٹے یوسف اللہ دین صاحب نے بتلایا کہ وفات سے پہلے کسی دوست کے پاس چند سو روپے کفن کے لیے امانت رکھے تھے۔ جب خدا کے حضور حاضر ہوئے تو دونوں ہاتھ جھاڑ کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

مسجد اقصیٰ ربوہ اور اسکی تعمیر

میں نے اپنے پہلے مضمون انفاق فی سبیل اللہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تھا کہ وہ کس طرح چشم پرآب ہو گئے تھے۔ پھر اس زمانہ میں حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا ذکر آپ نے پڑھ لیا کہ کس طرح دو اشرفیاں پیش کرتے ہوئے روئے تھے۔ بقول سیدنا حضرت مصلح موعود وہ اس طرح روئے تھے کہ جیسے کوئی بکرا ذبح کیا جا رہا ہو۔ اور بعینہٖ ربوہ کی مسجد اقصیٰ پر سترہ لاکھ کے قریب خرچ کرنے والے دوست کو بھی جو اب خدا کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اس حدیث کے بیان کے وقت جو اوپر ذکر ہو چکی ہے۔ اشکبار دیکھا ہے۔ کہ اے ابوذر! کہ مالدار بہت گھاٹے میں ہوں گے۔ سوائے اس کے جو راہِ خدا میں مال اوک بھر بھر کر لٹاتا ہے۔ ناانصافی ہو گی اگر اس ضمن میں بعض ایسے مخلصین کا کچھ ذکر نہ کروں جنکی قربانی بے شک ظاہری لحاظ سے کم ہے۔ لیکن اللہ کے ہاں اس کی وقعت کم نہیں کہ وہ فرماتا ہے۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا
دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ
منکم (الحج آیت ۳۸)

حافظ معین الدین کی مالی قربانی

سیدنا حضرت اقدس ..... کے زمانہ کی بات ہے۔ قادیان کے بھرائی خاندان کا ایک فرد حافظ معین الدین عرف حافظ مٹھا حضرت اقدس کے گھر سے ہی کھانا کھاتا۔ حضور کی صحبت کی بدولت وہ پانسے کا سونا بن چکا تھا۔ رات کو حضور کا جسم دباتا۔ گا کر شعر سناتا۔ اور رات کو کافی حصہ عبادت میں گزارتا حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرتا۔ کبھی حضور اسے کہتے حافظ آج تم نماز پڑھاؤ۔ ۱۹۰۱ء تک جماعت میں داخل ہونے والوں پر کوئی لازمی چندہ نہ تھا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے پر کوئی نہ کوئی رقم اپنی حیثیت کے مطابق لازم قرار دے اور پھر یہ باقاعدگی سے ادا کرے۔ حافظ مٹھا کسی سے کبھی سوال نہ کرتا تھا۔ بعض دفعہ خود حضرت اقدس اور کبھی کوئی دوسرا کچھ دیدیتا تو یہ آنکھوں سے نابینا لیکن دل کا بینا حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ رقم پیش کر دیتا۔ حضور فرماتے حافظ رکھو تمہاری ضرورتوں میں کام آئے گی۔ وہ عرض کرتا۔ مجھے تو کوئی ضرورت نہیں سلسلہ کی کسی ضرورت میں صرف کر دیا جائے۔
(اصحاب احمد جلد ۱۳ ص۳۰۱)

اور کبھی وہ کسی سفید پوش ضرورت مند کو وہ رقم پیش کر دیتا۔

بابو فقیر علی صاحب

سیدنا حضرت اقدس کے ایک مخلص مرید بابو فقیر علی صاحب امرتسر میں ریلوے ملازم تھے۔ میر ناصر نواب صاحب امرتسر چندہ کی تحریک کے لیے تشریف لے گئے۔ بابو صاحب رشوت کا ایک پیسہ بھی نہ لیتے تھے وہ سیکشن سے مٹی کا تیل بھی اپنے دیئے کے لیے لینا جائز نہ سمجھتے تھے۔ میر صاحب نے ان کو چندہ کے لیے کہا تو بیس میں آدھ سیر کے قریب آتا تھا۔ وہی پیش کر دیا۔ اور رات بیوی بچے بھوکے سو رہے۔
(اصحاب احمد جلد ۲ ص۵۰ تا ص۵۱)

سبحان کشمیری صاحب

تقسیم ملک کے بعد جب ربوہ میں کوئی پختہ عمارت نہ تھی۔ مسجد جس میں حضرت مصلح موعود نماز پڑھاتے تھے کچی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے (اللہ تعالیٰ ان پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے) خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرمایا۔ نماز سے فارغ ہو کر میں مسجد سے نکلا تو باہر ہسپتال کی دیوار کے ساتھ ایک شخص ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔ اس کے چہرہ اور جسم کا رنگ زرد ہو چکا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے یہ چند روز کا مہمان ہے۔ اس نے مجھے اشارہ سے اپنی طرف بلایا۔ جیب سے ٹین کی ایک ڈبیہ نکالی۔ اس سے چند روپے نکالے مجھے دیئے اور کہا حضور نے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے۔ زندگی کا کیا اعتبار۔ یہ میری طرف سے چندہ دے دیا جائے۔

میں تا دمِ مرگ یہ نظارہ نہیں بھول سکتا۔ کہ ایک نادار مریض۔ جس کی کوئی آمد نہیں جس کے پاس نجانے کفن کے لیے بھی کچھ ہے یا نہیں۔ وہ حضور کی طرف سے نئے سال کے اعلان پر پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ اس کا نام سبحان تھا۔ یہ کشمیر کا رہنے والا تھا۔ بعد میں یہ شخص مانسہرہ میں فوت ہوا۔ جماعت نے اس کے کفن دفن کا انتظام کیا۔ نجانے آج اس پردیسی کی قبر کا نشان بھی رہا یا نہیں۔ انہیں جیسے لوگوں کے متعلق تو کسی نے کہا ہے۔

؎ بعد از وفات تربتِ ما در زمین مجو
در سینہ ہائے عارفاں باشد مزار ما۔

کہ وفات کے بعد ہماری تربت زمین میں تلاش نہ کرنا۔ ہمارے مزار تو عارفوں کے سینوں میں ہوں گے۔

اگر حضرت اقدس خدا کی طرف سے نہیں ہیں تو دلوں سے دنیا کی محبت وہ اسطرح سرد نہ کر سکتے۔

آج جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کا کوئی شمار ہی نہیں۔ غریبوں کی یہ جماعت بھوکی سو سکتی ہے۔ وہ چیتھڑے پہن کر گزارہ کر سکتی ہے لیکن اس مادی دنیا میں جب دنیا دولت کو پوجتی ہے۔ وہ اپنے امام کی کسی تحریک کو زمین پر گرنے نہیں دیتی۔ آج سے قریباً نصف صدی قبل اگر امام جماعت نے تحریک جدید کے آغاز پر ساڑھے ستائیس ہزار طلب کئے تو انہوں نے ایک لاکھ سے زائد پیش کئے۔ اگر جوبلی فنڈ کے لیے اڑھائی کروڑ کا مطالبہ کیا۔ تو مخلصین نے پندرہ کروڑ سے زائد پیش کئے۔ اگر فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے پچیس لاکھ کا مطالبہ جماعت کے سامنے رکھا تو جماعت نے اسے پورا کیا۔ اگر نصرت جہاں کے لیے مطالبہ کیا تو جماعت کے امام کی خواہش سے بڑھ کر اسے پورا کیا۔

اس دنیا میں رہتے ہوئے جہاں جلب زر اور اکتنازِ دولت نے معاشرہ کا امن برباد کر دیا ہے۔ جہاں روپے پیسے کی وجہ سے بھائی بھائی کا گلا کاٹتا ہے۔ جہاں چند ٹکوں کے لیے بعض اوقات انسان کی جان تک لے لی جاتی ہے ان کے یہ تیور یہ حوصلے۔ یہ عزم۔ یہ انفاق فی سبیل اللہ دیکھ کر زبان بے اختیار سبحان اللہ کا ورد جاری ہو جاتا ہے۔ اور یاد رکھیں کہ یہ روح نہیں پیدا ہوتی جب تک قرنا میں نفخ روح آسمان سے نہ ہو۔ دنیا کی محبت سرد کرتے ہیں وہ مامور جو خدا کی جانب سے ہوں اور جب تک اس دنی دنیا کی محبت سرد نہ ہو خدا کی محبت دلوں میں سما نہ جائے یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ مبارک وہ جس نے خدا کی محبت کا شعلہ دلوں میں فروزاں کر کے دنیا کی محبت دلوں سے سرد کر دی۔ اور مبارک وہ قلوب جنہوں نے اس تاثیر سے فائدہ اٹھایا۔ فتبارک من علم و تعلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں نظامِ وصیت -(۲)-

بہشتی مقبرہ کی حقیقت

از مکرم سلطان محمود صاحب انور سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

لفظ "بہشتی" کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کے باعث جماعت احمدیہ سے باہر کے حلقوں میں طرح طرح کی روایتیں اور کہانیاں وقتاً فوقتاً سننے میں آتی رہتی ہیں۔ جن کی اکثر تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ جماعت احمدیہ نے قادیان اور اب ربوہ میں جنت اور دوزخ بنا رکھی ہے، بہشت میں دودھ کی نہریں اور حور و غلمان حتیٰ کہ وہ سب کچھ مہیا کیا گیا ہے۔ جو مرنے کے بعد حقیقی جنت میں قرآن و حدیث کی رُو سے ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوگا۔ جبکہ اصل حقیقت صرف اس قدر ہے۔ کہ "بہشتی مقبرہ" ایک قبرستان کا نام ہے۔ جو بنیادی طور پر قادیان میں قائم کیا گیا۔ جو جماعت احمدیہ کا ابتدائی اور دائمی مرکز ہے اور پاکستان کے قیام کے بعد ربوہ میں مرکز قائم ہونے کے ساتھ یہ ضرورت محسوس کی گئی۔ قادیان کے قائمقام ایک قبرستان بہشتی مقبرہ کے نام سے ربوہ میں قائم کیا گیا۔

اس بہشتی مقبرہ میں قبریں نہایت ترتیب سے بنائی گئی ہیں۔ قبروں کا درمیانی فاصلہ مناسب رکھا گیا ہے۔ تاکہ دعا کرنے والے کو ہر قبر تک بآسانی رسائی ہو سکے ہر قبر کے سرہانے ایک کتبہ نصب ہے جس میں مدفون شخص کا نام۔ ولدیت۔ سکونت تاریخ ولادت تاریخ وفات وغیرہ نمایاں طور پر لکھے ہوتے ہیں۔ تاکہ لواحقین اور اعزاء کے لیے شناخت میں سہولت ہو۔ جن لوگوں کی نعشیں ربوہ نہیں پہنچ سکیں۔ اور وہ اس جگہ تدفین کا استحقاق رکھتے تھے۔ ان کے نام کی یادگاریں لکھ کر نصب کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ دُعاؤں کی غرض سے ان کا تذکرہ قائم رہے۔ قبرستان کے اندر سڑکیں روشیں قرینے سے بنائی گئی ہیں۔ ظاہری تزئین کے لیے موسم کے مطابق پھول پودے اور سایہ دار درختوں کے لگانے کا بھی اہتمام ہے قبرستان کے اندر سڑکوں پر روشنی کا انتظام ہے اور تدفین کے لیے تمام ضروری سامان اور لوازمات ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

ایک غیر از جماعت دوست جب ربوہ دیکھنے کے لیے تشریف لائے تو ربوہ کے تنظیمی دفاتر وغیرہ دیکھنے کے بعد آخر پر خواہش کی۔ کہ بہشتی مقبرہ دکھایا جائے۔ چنانچہ بہشتی مقبرہ دیکھنے کے بعد موصوف نے جو تبصرہ کیا۔ وہ یوں تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں میں تنظیم کی رُوح زندگی میں ہی نہیں مرنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے لیے اس بہشتی مقبرہ کی غیر معمولی اہمیت ہے اور ہر احمدی کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد اُسے اس مقبرہ میں دفن کیے جانے کی سعادت نصیب ہو۔ یہ جذبہ جن لوگوں پر غالب آجاتا ہے وہ نظام وصیت میں داخل ہو کر اپنی زندگی میں عملاً ان لوازمات کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں جن کے ساتھ اس مقبرہ میں تدفین وابستہ ہے۔ پس مبارک ہیں وہ احمدی کہ جنہوں نے سیدنا حضرت اقدس ..... کی آواز کو سُنا اور آپ کی نصیحت کو دل سے قبول کیا۔ اور اس کے مطابق عمل کی جدوجہد کی۔

لیکن بعض احمدی وصیت کرنے میں صرف خواہش کی حد تک نظر آتے ہیں ایسے احمدیوں کو وصیت کا احساس اگر آج نہیں تو کل ضرور ہوگا۔ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

"بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر جلد دنیا سے جدا کیے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ"

(سورۃ یٰسین آیت ۵۳)

— بہشتی مقبرہ کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لیے ہمیں اس پس منظر پر غور کرنا ہوگا۔ جس کے تحت یہ مقبرہ قائم کیا گیا۔ سیدنا حضرت اقدس ..... کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جگہ دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں چنانچہ بہشتی مقبرہ کے قیام کے لیے حضور نے اپنی ذاتی زمین کا ایک قیمتی قطعہ اس مقصد کے لیے تجویز کیا۔ اور دعا فرمائی۔

"خدا اس میں برکت دے۔ اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لیے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا آمین یا ربّ العالمین"۔

"پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لیے ہو چکے اور دنیا کی اعزاض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

"پھر میں تیسری مرتبہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور عرضِ نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حقِ ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لیے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحِ ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا ربّ العالمین"

پھر فرماتے ہیں۔

"اس قبرستان کے لیے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ

اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ

یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"۔

(حوالہ جات از رسالہ "الوصیت")

اس پس منظر اور ان پُرسوز دعاؤں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسے مقبرہ بہشتی قرار دینا کوئی انسانی منصوبہ نہیں۔ اور نہ کوئی دنیاوی اغراض اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بلکہ اس کا استحقاق تبھی انسان کو نصیب ہوتا ہے جبکہ وہ دنیا کو ردّ کر کے دین کو مقدم کرے اور اپنی خالص نیت اور پاکیزہ عمل کیساتھ اپنے قلبی ایمان کی شہادت مہیا کرے۔ اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کا چولہ پہن کر دنیاوی لذتوں اور آسائشوں کو خیرباد کہہ دے۔

ایسے انسان کے بہشتی ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔ ایسی ہی بہشتی شخصیتوں کو ایک جگہ جمع کرنے میں یہ مقبرہ مرکز قرار پایا اور جب تک احمدیت کا نام اس دنیا میں قائم رہے گا۔ ان برگزیدہ لوگوں پر آنے والی نسلیں فخر کریں گی۔ ان کے نیک کاموں کا تذکرہ ہوگا۔ اور مشرق و مغرب سے جمع ہونے والے ہر رنگ اور ہر نسل کے احمدی ان کے مزاروں پر ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعائیں کرتے رہیں گے۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ کے لیے جاری رہیگا۔

قیامت تک آنے والی نسلوں میں ان کا نیک ذکر اور ان کیلئے دعاؤں کا لامتناہی سلسلہ قائم رہیگا۔ ایسے قبرستان میں دفن ہونے والوں کے بہشتی ہونے میں کیونکر شک ہو سکتا ہے۔ اور ایسے قبرستان میں جگہ پانے کے لیے کسے تڑپ نہیں ہوگی۔ ہاں فرق صرف اتنا ہے۔ کہ بعض تمنا کی حد تک ہی رہ جاتے اور آناً فاناً موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں اور بعض سعادت مند نیک تمنا کو عملی رنگ دیتے ہیں لمحات تک کی قدر کرتے اور وصیت کر لیتے ہیں۔ اور پھر ان شرائط کے مطابق اپنی زندگیوں کو بسر کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔ جو الوصیت کے نظام کی بنیادی شرائط ہیں۔ ایسے لوگ ہر لمحہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے۔ وہ حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی سعی میں لگے رہتے ہیں۔ اور خدا کی رضا اور اس کے پیار کے حصول کے لیے ایک تڑپ ان کو بے کل رکھتی ہے

بالآخر اللہ تعالیٰ کا فضل اور بے پایاں رحمت ایسے لوگوں کی حقیر کوششوں کی پردہ پوشی کرنیکے لیے آگے آتی ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ منزل مراد کو جا لیتے ہیں۔

مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔

خدا کرے۔ کہ تمام احمدی ایسے خاتمہ کا احساس پائیں اور بہشتی مقبرہ میں انکی آخری منزل ہو۔ اور دائمی دعاؤں کے مرکز میں انہیں پناہ میسر آئے۔

آمین یا ربّ العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتائج سالانہ امتحانات جامعہ احمدیہ ۱۹۸۲ء

نمبر شمار	رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
		— درجہ خامسہ —		
۱	۵۰۱	فہیم احمد	۴۶۲/۶۰۰	پاس
۲	۵۰۲	عبدالرشید انور	۴۷۶	اوّل I
۳	۵۰۳	مبشر احمد	۴۴۹	پاس
۴	۵۰۴	طاہر محمود احمد	۴۳۸	"
۵	۵۰۵	برہان محمد	۴۰۵	"
۶	۵۰۶	محمد احمد	۴۲۹	"
۷	۵۰۷	قمر داؤد کھوکھر	۴۰۲	"
۸	۵۰۸	منصور احمد	۳۸۲	"
۹	۵۰۹	ہدایت علی	۴۵۹	"
۱۰	۵۱۰	فضل الٰہی	۳۹۱	"
۱۱	۵۱۱	عبدالحلیم	۴۶۹	پاس - دوم
۱۲	۵۱۲	مبارک احمد بسمل	۳۴۲	پاس
۱۳	۵۱۳	مشہود احمد	۳۸۴	"
۱۴	۵۱۴	احمد ڈاڈی	۳۵۶	"
۱۵	۵۱۵	طاہر احمد مبشر	۳۸۹	"
۱۶	۵۱۶	محمد یٰسین ربانی	۳۶۳	"
۱۷	۵۱۷	سعید الرحمٰن	۴۰۲	"
۱۸	۵۱۸	اقبال احمد منیر	۳۹۵	"
۱۹	۵۱۹	افتخار احمد	۳۶۰	"
۲۰	۵۲۰	مسعود احمد	۴۰۹	"
۲۱	۵۲۱	نصیر احمد ورک	۴۰۲	"
		درجہ رابعہ		
۲۲	۵۲۱	خلیل احمد تنویر	۴۷۶/۶۰۰	پاس
۲۳	۵۲۲	خواجہ ایاز احمد	۴۹۲	اوّل I
۲۴	۵۲۳	نعمت اللہ جاوید	۴۶۴	پاس
۲۵	۵۲۴	فضیل عیاض احمد	۳۸۳	"
۲۶	۵۲۵	عبدالرشید طاہر	۴۲۴	"
۲۷	۵۲۶	صالح احمد	۴۸۵	دوم II
۲۸	۵۲۷	عبدالوہاب	۳۸۳	پاس
۲۹	۵۲۸	نعیم احمد	۴۳۶	"
۳۰	۵۲۹	وسیم احمد شمس	۴۲۰	"
۳۱	۵۴۰	انوار احمد انوار	۳۸۹	"
۳۲	۵۴۱	طاہر محمود خاں	۴۱۰	"
۳۳	۵۴۲	ریاض احمد ناصر	۴۰۵	"
۳۴	۵۴۳	محمد نسیم تبسم	۴۴۷	"
		درجہ ثالثہ		
۳۵	۵۵۱	ظفر اللہ خان	۴۷۸/۶۰۰	اوّل - I
۳۶	۵۵۲	مبشر احمد خالد	۴۲۶	دوم II
۳۷	۵۵۳	بشارت احمد قمر	۴۲۰	پاس
۳۸	۵۵۴	بشیر الدین احمد	-	فیل
۳۹	۵۵۵	خالد محمود سدھو	۳۷۰	پاس
۴۰	۵۵۶	محمد یوسف شاہد	۳۷۴	پاس
۴۱	۵۵۷	قمر الدین	-	فیل
۴۲	۵۵۸	عبدالغفار	-	"

نمبر شمار	رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۴۳	۵۵۹	احسان اللہ	-	فیل
۴۴	۵۶۰	محمد امین	۳۸۷	پاس
۴۵	۵۶۱	ضیاء اللہ ظفر	۳۶۶	"
۴۶	۵۶۲	محمد یوسف سجاد	۳۹۷	"
۴۷	۵۶۳	محمد حنیف	۳۷۷	"
۴۸	۵۶۴	ناصر محمود	۳۷۱	"
۴۹	۵۶۵	مبشر احمد طاہر	۴۴۷	"
۵۰	۵۶۶	یونس علی	۳۹۹	"
۵۱	۵۶۷	سید طاہر محمود ماجد	۳۷۸	"
		— درجہ ثانیہ -		
۵۲	۵۷۱	محمد عثمان	۵۱۳/۶۰۰	اوّل I
۵۳	۵۷۲	بشارت احمد ناصر	۵۱۰	دوم II
۵۴	۵۷۳	منیر احمد منور	۵۰۰	پاس
۵۵	۵۷۴	محمود احمد شاد	۴۴۸	"
۵۶	۵۷۵	عبدالخالق نیر	۴۴۹	"
۵۷	۵۷۶	محمد اقبال عابد	۴۲۰	"
۵۸	۵۷۷	منظفر احمد خان	۴۸۹	"
۵۹	۵۷۸	رانا منیر احمد	۴۵۷	"
۶۰	۵۷۹	سید حسن طاہر	۴۶۴	"
۶۱	۵۸۰	بشیر احمد منیر	۴۳۸	"
۶۲	۵۸۱	محمد امتیاز خالد	۴۲۵	"
۶۳	۵۸۲	منظفر احمد سدھن	۳۳۹	"
۶۴	۵۸۳	عبدالحفیظ	-	فیل
۶۵	۵۸۴	عبداللہ حسین	۱۹۰/۳۰۰	پاس
۶۶	۵۸۵	محمد عبداللہ ندیم	۴۳۸/۶۰۰	"
۶۷	۵۸۶	حفیظ احمد	۴۱۴	"
۶۸	۵۸۷	عبدالقدیر قمر	-	فیل
۶۹	۵۸۸	ناصر احمد جیمہ	۴۶۵	پاس
۷۰	۵۸۹	یوسف بن صالح	۳۸۶	"
۷۱	۵۹۰	شہادت علی	۳۷۱	"
۷۲	۵۹۱	نصیر احمد چوہدری	۴۰۴	"
۷۳	۵۹۲	خلیل احمد	۴۴۹	"
۷۴	۵۹۳	مشتاق احمد	-	فیل
		— درجہ اولیٰ —		
۷۵	۶۰۱	مبشر احمد ایاز	۵۶۶/۶۰۰	اوّل I
۷۶	۶۰۲	محمد احمد	۴۱۴	پاس
۷۷	۶۰۳	منظفر محمود	۵۲۰	دوم II
۷۸	۶۰۴	ناصر احمد قمر	۴۱۴	پاس
۷۹	۶۰۵	تنویر اختر	۴۷۲	"
۸۰	۶۰۶	ظہیر احمد خاں	۵۱۷	"
۸۱	۶۰۷	عبدالرشید بیگور	۳۹۶	"
۸۲	۶۰۸	محمود ناصر ثاقب	۴۷۰	"
۸۳	۶۰۹	الحسین بشیر	۳۷۵	"
۸۴	۶۱۰	عمر فاروق	۳۶۴	"
۸۵	۶۱۱	محمد رئیس احمد	-	فیل

نمبر شمار	رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۸۶	۶۱۲	محمد آصف	۴۷۷	پاس
۸۷	۶۱۳	عبدالکریم خالد	-	فیل
۸۸	۶۱۴	معراج دین	-	"
۸۹	۶۱۵	احمد سپرجا حسن	-	"
۹۰	۶۱۶	رزوقی باروس	-	"
۹۱	۶۱۷	فواد محمود کانو	-	"
۹۲	۶۱۸	احمد ہدایت اللہ	-	"
۹۳	۶۱۹	عبدالسلام	۴۷۵	پاس
۹۴	۶۲۰	یوسف خالد	-	فیل
۹۵	۶۲۱	رانا محمد ظفر اللہ	۴۵۰	پاس
۹۶	۶۲۲	محمد احمد راشد	۵۰۶	"
		درجہ ممہدہ		
۹۷		شمشیر علی	۴۱۱/۵۰۰	پاس
۹۸	۶۳۱	محمد اشرف الزمان	۳۸۹	"
۹۹	۶۳۲	معصوم	۳۸۹	"
۱۰۰	۶۳۳	محمد ظفر اللہ	۳۵۶	"
۱۰۱	۶۳۴	محمد سالک	۴۰۲	"
۱۰۲	۶۳۵	امر معروف	-	فیل
۱۰۳	۶۳۶	فرانسس برجوفی	۳۶۳	پاس
۱۰۴	۶۳۷	سولمنو	-	فیل
۱۰۵	۶۳۸	دادن سکندر	-	"
۱۰۶	۶۳۹	مبشر احمد	۳۵۲	پاس
۱۰۷	۶۴۰	خالد ہدایت	-	فیل
۱۰۸	۶۴۱	لیلی سلیمان	۳۵۳	پاس
۱۰۹	۶۴۲	وحی الدین	-	فیل
۱۱۰	۶۴۳	محمد ناصر	-	"
۱۱۱	۶۴۵	مشتری رؤف	۳۷۷	پاس
۱۱۲	۶۴۶	طالب یعقوب	۳۴۶	"
۱۱۳	۶۴۷	ہارون جانو	۳۵۸	"
۱۱۴	۶۴۸	طاہر احمد ناصر	۳۳۷	"
۱۱۵	۶۴۹	نصیر احمد انجم	۴۶۸	پاس I
۱۱۶	۶۵۰	مشہود احمد	۴۲۳	"
۱۱۷	۶۵۱	نعیم الرشید	۳۷۹	"
۱۱۸	۶۵۲	شبیر احمد ثاقب	۴۳۰	"
۱۱۹	۶۵۳	راشد پرویز	۳۳۱	"
۱۲۰	۶۵۴	خواجہ منظفر احمد	۳۵۱	"
۱۲۱	۶۵۵	ملک عزیز احمد	-	فیل
۱۲۲	۶۵۶	انور طاہر	۴۰۰	پاس
۱۳۲	۶۵۷	راجہ بصیر احمد	-	فیل
۱۳۳	۶۵۸	آصف جاوید	۴۲۷	پاس
۱۳۴	۶۵۹	حافظ عطاء کریم	۴۲۸	"
۱۳۵	۶۶۰	منظفر احمد شاہد	-	فیل
۱۳۶	۶۶۱	فہیم احمد	۴۴۳	پاس - دوم
۱۳۷	۶۶۲	نور حیات	۴۲۵	"
۱۳۸	۶۶۳	محمد عارف	۳۸۶	"
۱۴۹	۶۶۴	اکبر احمد	۲۹۵	"
۱۵۰	۶۶۵	عبدالاول	۴۴۹	پاس پرائیویٹ
		فصل خاص ۱		
۱۵۱	۶۷۱	مخلص الیاس	۲۶۰/۳۰۰	پاس اوّل I

نمبر شمار	رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت	نمبر شمار	رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت	نمبر شمار	رولنمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۱۵۲	۶۷۲	محمد سبطین گیرو	۲۴۳	پاس	۱۵۷	۶۷۷	غلام احمد خدا بخش	۲۴۸	پاس	۱۶۱	۶۸۱	عبدالرحمٰن	۲۵۱	ثانی II
۱۵۳	۶۷۳	حسن عیسیٰ	۲۲۲	"	۱۵۸	۶۷۸	فیروز عالم			۱۶۲	۶۸۲	حفیظ الرحمٰن	-	- فیل
۱۵۴	۶۷۴	کے ایم نیئر احمد	۲۳۶	"	۱۹۶	۶۷۹	بکر عبید			۱۶۳	۶۸۳	یوسف علی کاشورے	۲۸۳	اول - I
۱۵۵	۶۷۵	مالا گالا اسماعیل	۲۲۴	"			فصل خاص ۲							
۱۵۶	۶۷۶	موسیٰ سعیدی	۲۱۱	"	۱۶۰	۶۸۰	بشیر الرحمٰن	۲۳۷/۳۰۰	ثانی II					

ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ ربوہ

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں:

محمد لطیف مرزا صاحب	لاہور	۱۰۰ — ۰۰ روپے
راجہ احمد خاں صاحب	ربوہ	۷۰ — ۰۰ "
طارق محمود صاحب سیکرٹری مال	اوکاڑہ	۶۰ — ۰۰ "
بیگم ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب	لاہور	۵۰ — ۰۰ "
خلیفہ صلاح الدین صاحب	ربوہ	۵۰ — ۰۰ "
میاں غلام احمد صاحب پریذیڈنٹ	چوہڑکانہ	۲۵ — ۰۰ "
امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت ابوالعطاء صاحب	ربوہ	۲۵ — ۰۰ "
لال خاں صاحب سیکرٹری مال	کوئٹہ	۲۵ — ۰۰ "
حاجی عبدالباسط صاحب	ربوہ	۲۰ — ۰۰ "
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	راولپنڈی	۲۰ — ۰۰ "
مبشر احمد صاحب وینس بنگے	گجرات	۲۰ — ۰۰ "
ناصر احمد صاحب کریسنٹ کلاتھ ہاؤس - صدر بازار - اوکاڑہ		۲۵ — ۰۰ روپے
مسعود احمد صاحب عاطف	ربوہ	۱۰ — ۰۰ "
زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب	ربوہ	۱۰ — ۰۰ "
سید احمد علی صاحب	کراچی	۱ — ۰۰ "

قارئین سے درخواست ہے کہ ان سب کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔

مینیجر

انعامی مقابلہ برائے اطفال الاحمدیہ

احمدی بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لیے درج ذیل نصاب کے مطابق سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر ایک زبانی امتحان منعقد کیا جائے گا۔ جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو بالترتیب -/۲۴۰ روپے اور -/۱۲۰ روپے کا انعامی وظیفہ دیا جائے گا۔

نصاب درج ذیل ہے

۱۔ ترجمہ نماز و اذان (۲) سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنا (۳) آخری پارہ ۳۰ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔ ۴۔ اسلام کے بنیادی عقائد۔ ۵۔ جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد۔ ۶۔ خلافت ثالثہ میں جاری ہونے والی تحریکات کا مختصر خلاصہ۔ ۷۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ از شیخ خورشید احمد باب اوّل صفحہ سے صفحہ تک۔ ۸۔ کلام محمود سے ۱۵ اشعار زبانی سنانے۔ ۹۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پانچ الہامات معہ ترجمہ۔ ۱۰۔ پانچ مسلمان ممالک اور مقدس اسلامی شہروں کا مختصر تعارف۔

تمام زعماء و زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ اطفال کے اس انعامی مقابلہ کے لیے اپنے بہترین اطفال بطور نمائندہ تیار کر کے اس مرکزی اجتماع پر بھجوائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے عہدیدار

ربوہ کے جملہ طلباء کو اطلاع دی جاتی ہے کہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے مندرجہ ذیل عہدیداران مقرر کئے گئے ہیں۔

صدر -	منصور احمد انجم -	فورتھ ایئر
نائب صدر -	ملک محمود احمد ناصر -	"
جنرل سیکرٹری -	محمود احمد اشرف -	"
جوائنٹ سیکرٹری -	مقصود احمد باجوہ -	سیکنڈ ایئر
سیکرٹری مال -	علیم الدین -	"

(سرپرست احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن)

قرارداد تعزیت

ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ قیادت ضلع لاڑکانہ محترم مولوی عبدالغفور صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ کی وفات پر گہرے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

محترم مولوی صاحب کا وجود جماعتہائے احمدیہ ضلع لاڑکانہ میں ایک قابلِ قدر وجود تھا۔ آپ نے امارت ضلع کی ذمہ داری گزشتہ دو برسوں سے بڑی خوش اسلوبی سے پوری کی، اور بڑی محنت اور جذبہ سے اس کام کو پورا کیا۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند نیز متقی اور پرہیزگار تھے۔ ہم سب ممبران قیادت ضلع لاڑکانہ آپ کی اہلیہ صاحبہ، آپ کے صاحبزادگان اور دیگر عزیزوں سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ نیز دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے" آمین۔

(ہم ہیں ممبرانِ قیادت ضلع لاڑکانہ)

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی برادرم ملک خالد محمود ابن ملک عبدالقدیر صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ شکیلہ زاہدہ بنت قریشی عبدالوحید صاحب گول بازار ربوہ محترم مولوی فضل الٰہی بشیر صاحب نے مسجد مہدی گول بازار ربوہ میں ۲۱ جون ۸۲ء کو بعد از ظہر بعوض مبلغ پانچ ہزار روپے مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(طاہر محمود ملک۔ دارالبرکات ربوہ)

ولادت

۱۷ جولائی ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عزیز کا نام وسیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ملک منیر احمد صاحب مرحوم (سابق کاتب الفضل) کا پوتا اور مکرم شریف احمد صاحب آف لوئیری والا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے! آمین۔

(ملک رفیق احمد وکالت تبشیر ربوہ۔ ابن ملک منیر احمد مرحوم سابق کاتب الفضل)

قائدین کرام کوشش فرماویں کہ خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں سائیکلوں پر اپنے سالانہ اجتماع میں شریک ہوں

منتظم سائیکل سالانہ اجتماع

بقیہ۔ مارشس صفحہ سے آگے

بناء پر صدقہ دیا گیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں بذریعہ ٹیلیگرام دعا کی درخواست کی گئی ہمارے جان سے پیارے اور مشفق آقا نے اپنے عاجز خدام کے لئے مندرجہ ذیل دعائیہ تار ارسال کی "اللہ تعالیٰ احمدی سائیکل سواروں کے کاروان کی مدد کرے اور اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔ خلیفۃ المسیح"۔ مستجاب الدعوات خدا نے اپنے محبوب خلیفہ کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور سارے سفر میں ایک معمولی حادثہ بھی پیش نہ آیا۔ اور ہم نے ہر موقعہ پر محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہماری حفاظت کر رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ فضلہ العظیم۔

روانگی کا ایمان افروز نظارہ پروگرام کے مطابق ۲½ بجے بعد نماز جمعہ اجتماعی دعا تھی مختلف برانچوں سے خدام و انصار اپنے سائیکلوں کے ساتھ دارالسلام مرکز میں پہنچ چکے تھے۔ کاروں اور ویگن پر سامان لادا جا رہا تھا۔ تمام احباب مسجد کی عقبی گراؤنڈ میں جمع ہوئے جہاں اجتماعی تصاویر اتاری گئیں۔ بعدہٗ خاکسار نے دعا کرائی۔ دعا کے اختتام پر احباب نے نہایت خوشی کے ساتھ اسلام و احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے اور یوں اسلامی نعروں اور کلمہ توحید کے ورد کے ساتھ احمدیت کا یہ تربیتی و تبلیغی قافلہ عازم سفر ہوا۔

جوں ہی کارواں دارالسلام کے احاطہ سے نکل کر روز ہل کی سڑکوں پر پہنچا شہر کے لوگوں کی نظریں سائیکل سواروں کی لمبی منظم قطار پر جم گئیں مشن کی کار پر جو کہ قافلے کے آگے آگے تھی۔ ایک بڑے بینر پر احمدیہ یوتھ سالانہ کارواں لکھا ہوا تھا۔ اور کار میں سپیکر کے متعلق کلمہ لا الٰہ الا اللہ والی نظم جو صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی ہے کی ریکارڈنگ با آواز بلند سنانے کا انتظام تھا۔ چنانچہ قافلے کی آمد کی خبر اس نظم کے ذریعہ دور دور تک پہنچ جاتی تھی روز ہل میں کئی موڑوں پر پولیس نے ٹریفک روک کر ہمارے قافلے کو گذارا۔

اس روز کی ہماری منزل "بلوبے" ساحل سمندر تھی۔ راستہ میں دو تین جگہ احمدیہ فولڈرز مسیح مہدی آگیا ہے۔ تقسیم کئے گئے شام ۷ بجے "بلوبے" ساحل سمندر پہنچے خیمہ جات نصب کئے نمازیں ادا کی گئیں اور ممبران کو ہدایات دی گئیں بعدہٗ اجتماعی کھانے کی تقسیم کے بعد پہلے روز کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے روز کا پروگرام اگلے روز علی الصبح خاکسار نے احباب کو تہجد کے لئے بیدار کیا کچھ دیگر خدام کی معیت میں راقم الحروف بلند آواز سے درود شریف صلے علیٰ نبینا صلے علیٰ محمد پڑھتا رہا۔ نماز تہجد کے بعد نماز فجر پڑھائی۔ ناشتہ کے کچھ وقفہ بعد فٹ بال کھیلا گیا۔ اور پھر ذمہ دار احباب کی نگرانی میں ممبران کو سمندر میں نہانے کا موقع ملا یہ تمام پروگرام محدود اور وقت مقررہ پر سرانجام دیئے گئے۔

۹½ بجے "بلوبے" سے اجتماعی دعا کے ساتھ خدام "میبرگ" شہر کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ میبرگ پہنچ کر خدام کو گروپوں میں تقسیم کر کے لٹریچر کی تقسیم عمل میں لائی گئی۔ قریباً ایک گھنٹہ احباب کو اس مبارک کام میں خدمت کی توفیق ملی۔ لنچ کے بعد ممبروں کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ اور اجتماعی پرسوز دعا کے ساتھ۔ ہم اگلی منزل "فلاک" کی طرف روانہ ہوئے خدام راستہ میں درود اور کلمہ توحید بلند آواز سے پڑھتے رہے قریباً ۴ بجے فلاک کے ساحل سمندر "بیل مآ" پہنچے اور بلا تاخیر نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد حسب معمول بلند آواز سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا گیا۔ بعدہ جناب مرزا احمد تیمو صاحب نے ممبران کو ہدایات دیں اور اگلے روز کے پروگرام کی تفصیل بتائی اور بتایا کہ سب احباب نماز تہجد کے وقت پر بیدار ہوں۔ چنانچہ اگلے روز بھی نماز تہجد، فجر اور درس کا پروگرام ہوا۔

پروگرام کے مطابق فلاک شہر کے سنٹر میں احمدیہ تبلیغی فولڈرز تقسیم کئے گئے چونکہ اتوار کا روز تھا اور عیسائی مرد اور عورتیں چرچ سے واپس جا رہے تھے۔ راستہ میں انہیں مسیح کی آمد کی خوشخبری پہنچائی گئی۔

لٹریچر کی تقسیم کے بعد ہم اگلی منزل کے لئے روانہ ہوئے۔ اس روز ہماری منزل سفر "مونتائیں لونگ" کا مقام تھی۔ راستہ میں دو مقامات پر مختصر وقت آرام کیا گیا۔ اور پھر قریباً ۱۲ بجے بعد دوپہر ہم "مونتائیں لونگ" پہنچ گئے اور اس روز "مونتائیں لونگ" جماعت کا سالانہ اجتماع تھا۔ سفر لمبا ہونے کے باعث ہم تاخیر سے پہنچے اور اجتماع کے پہلے اجلاس میں شریک نہ ہو سکے۔ خدام کے پہنچنے پر وہاں کے احباب جماعت بہت خوش ہوئے اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ ان کی آمد سے اجتماع کی رونق دوبالا ہو گئی۔

مونتائیں لونگ میں ایک فٹ بال میچ کا انعقاد :۔ اجتماع کے ناظمین نے بتایا کہ انہوں نے ایک مقامی ٹیم کے ساتھ ایک فٹ بال میچ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ تھکے ماندے خدام نے تھکن کے باوجود میچ سخت مقابلے کے بعد برابر کیا۔

میدان کھیل کے زائرین میں بھی احمدیہ تبلیغی فولڈرز تقسیم کئے گئے۔ کھیل کے معاً بعد ہم عازم سفر ہوئے اور پورٹ لوئیس سے ہوتے ہوئے رات ۸ بجے ساحل سمندر "البیوں" بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

رات "البیوں" میں بسر کی اور حسب سابق خدام نے ذکر الٰہی میں وقت گذارا اور تمام پروگرام پہلے کی طرح عمل میں لائے گئے اگلے روز ۱۲ اپریل کو صبح نو بجے روز ہل مرکز احمدیت مارشس کے لئے روانہ ہوئے۔ پہلے کی طرح روانگی سے قبل مستغفرانہ دعائیں کی گئیں۔

قریباً ۱۱ بجے ہم دارالسلام روز ہل میں پہنچ گئے اس وقت ممبران کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔ انہوں نے با آواز بلند پرجوش اسلامی نعروں سے فضا کو معمور کر دیا۔ نیز اس موقع پر خاکسار کی قیادت میں انہوں نے دلی محبت اور عشق کے ساتھ درود شریف اور کلمہ توحید پڑھا۔ اس ایمان افروز اور پر تکلف ماحول میں کئی ممبران کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے بعدہ ہم سب اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوئے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا کہ جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل احمدیت کی برکات سے ہمیں مستفیض کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماعی دعا کے بعد کچھ تصاویر اتاری گئیں اور یوں یہ اپنی نوعیت کا پہلا نہایت دلچسپ سائیکل سفر اختتام پذیر ہوا۔ دعا فرمائیں کہ رب کریم ہم سب کو جزیرہ مارشس میں اسلام کا نام بلند کرنے کی توفیق دے۔ اور وہ دن جلد آئے کہ اہل کفر کلمہ توحید پڑھ کر اپنے لئے نجات کا سامان پیدا کریں اللھم آمین و آخر دعوانا۔ ان الحمد للہ رب العالمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم ربوہ
باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک :۔ جس میں پختہ سڑکیں۔ نالیاں۔ بجلی۔ میٹھے پانی کی سپلائی۔ ٹیلی فون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک :۔ بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کے ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
شکور پارک :۔ مسجد اقصیٰ کے پہلو میں بیرکوں کے ساتھ۔ ۱۲ فیصد رعایت ابھی جاری ہے۔ احباب فائدہ اٹھائیں۔ بفضل تعالیٰ دسمبر ۸۳ء تک ترقیاتی سکیم مکمل ہو جانے کی گارنٹی۔
رابطہ کے لئے
پروپرائیٹر :۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون ۴۱۶ گھر ۶۱۴ دکان
۔ صدیق اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۶۴۰
۔ مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ فون ۵۱۷
۔ علی اسٹیٹس گولبازار ربوہ فون ۶۶۴

رحمت بازار غلہ منڈی
ربوہ
میں ایک عدد پلاٹ جس پر چار دوکانیں تعمیر شدہ ہیں۔ فروخت کرنا مقصود ہے۔
خریدار حضرات بالمشافہ ملیں
دپیر ہارون الرشید
کوارٹر ۶۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)